FR-10
روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
جمعرات 23 مئی 2013ء 12 رجب 1434 ہجری 23 ہجرت 1392 ھش جلد 63-98 نمبر 116

سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب

مشہور مستشرق فلپ کے حتی لکھتے ہیں۔

’’دنیا میں عیسائیوں کی تعداد مسلمانوں سے قریباً دوگنا ہے لیکن اس کے باوجود وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ دنیا کی تمام کتابوں کے مقابلے میں صرف قرآن کریم ہی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عبادتوں میں استعمال ہونے کے علاوہ یہ ایک ایسی کتاب بھی ہے جس کے ذریعہ ہر نوجوان مسلمان عربی سیکھتا ہے۔

(تاریخ عرب از فلپ کے حتی، آصف جاوید برائے نگارشات باب 5 صفحہ 35)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود کی خدا نما مجلس اور پاکیزہ صحبت کی برکتوں نے کس طرح آپ کے خدام میں عشق قرآن اور ایثار نفس کے اوصاف نمایاں کردیئے اس کا ایک نمونہ حضرت ماسٹر چوہدری محمد علی خان صاحب اشرف کے قلم سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم کرم دین کے مقدمہ میں بہت سے لوگ حضرت اقدس کے ساتھ گورداسپور میں تھے۔ میرے پاس ایک بڑے سائز کا مترجم قرآن شریف تھا۔ جو مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے اپنے ہاتھ سے دربار خاص میں مجھے انعام دیا تھا۔ کیونکہ میں نے آٹھویں جماعت خاص امتیاز سے مہاراجہ کی ریاست میں پاس کی تھی اور مجھ سے دریافت کیا گیا تھا کہ انعام میں کیا لو گے تو میں نے قرآن مجید مترجم کے لئے عرض کیا اور وہی مجھ کو دیا گیا۔ جس پر ماسوائے یونیورسٹی پنجاب کی سند کے ریاست کی طرف سے بھی مطبوعہ سند جلد قرآن کریم کے اندر کی طرف آویزاں و چسپاں تھی۔ وہ قرآن کریم چونکہ موٹے حروف میں تھا نیز مجھے انعام میں ملا ہوا تھا۔ مجھے اتنا عزیز تھا کہ ہمیشہ میں اس انعامی قرآن شریف کو سفر وحضر میں اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ حضرت کے دوست احباب بھی وہاں موجود تھے۔ حضرت مولوی عبدالستار صاحب کابلی بھی تھے۔ انہوں نے اس قرآن شریف کو دیکھ کر ایسا پسند کیا کہ مجھ سے مانگنے پر مجبور ہوگئے۔ مجھے فرمایا کہ ’’چونکہ میری نظر کمزور ہے اس لئے مجھے اپنا جلی حروف والا قرآن کریم دے دو‘‘ اور مجھے چھوٹی سی عکسی حمائل اس کے بدلے میں دے دی اور قرآن مجید مجھ سے لے لیا۔

حضرت اقدس کی صحبت میں رہنے سے چھوٹے چھوٹے بچوں میں بھی ایثار کا مادہ ہوگیا تھا۔ باوجودیکہ میں طالب علم تھا اور انعامی قرآن کریم کا گرویدہ مگر میں نے ان کی درخواست کو رد کرنا مناسب نہ سمجھا اور ان سے دعائیں لیں۔

(الحکم 28 جنوری 1935ء ص 5)

بنیادی امور داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ

1۔ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2۔ داخلہ میٹرک / ایف اے کے نتیجہ کے بعد ہوگا تاہم نتیجہ نکلنے سے قبل درخواست بھجوادی جائے۔

3۔ میٹرک پاس کے لئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے پاس کیلئے 19 سال ہے۔

4۔ امیدوار اپنی درخواست سادہ کاغذ پر اپنے ہاتھ سے تحریر کر کے بنام وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ بھجوائے۔

5۔ درخواست میں امیدوار اپنا نام، ولدیت تاریخ پیدائش، تعلیم (میٹرک/ایف اے) مکمل پتہ تصویر پاسپورٹ سائز اور اگر واقف نو ہے تو حوالہ نمبر ضرور تحریر کرے۔

6۔ درخواست پر امیدوار کے والد/ والدہ سرپرست کے دستخط ہونے ضروری ہیں۔

7۔ درخواست مکرم امیر صاحب / صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور سفارش کروانے کے بعد بھجوائیں۔

8۔ داخلہ کے لئے امیدوار کا تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں پاس ہونا ضروری ہے۔ جس کی تاریخ کا اعلان ہوجائے گا۔

9۔ امیدوار کی طبی رپورٹ کا تسلی بخش ہونا بھی ضروری ہے۔

10۔ مزید معلومات کے لئے اس فون نمبر 047-6211082 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

(وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جا سکتی ہے

27 مئی 2013ء

12:35 am	ریئل ٹاک
1:40 am	پُرکشش کینیڈا
2:10 am	اسلام سے روشناسی۔ایک لیکچر
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 مئی 2013ء
4:00 am	سوال و جواب
5:20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	گلشن وقف نو
7:30 am	پُرکشش کینیڈا
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 مئی 2013ء
9:15 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	آداب زندگی
12:00 pm	خلافت جوبلی 2008ء
2:00 pm	خلافت
2:10 pm	ایک جماعت، ایک راہنما
2:40 pm	ایک سچی روحانی قیادت
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خلافت کی تاریخ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:25 pm	خلافت۔عظیم لیڈر شپ
6:00 pm	خلافت سے زندہ تعلق۔ایک تقریر
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9:00 pm	یوم خلافت۔ایک پروگرام LIVE
10:05 pm	عربی سروس Live
11:20 pm	خلافت جوبلی 2008ء۔خطاب

28 مئی 2013ء

1:15 am	ریئل ٹاک
3:05 am	یوم خلافت
4:15 am	آداب زندگی پارٹ ٹو
5:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	خلافت
6:00 am	خلافت سچی قیادت
6:20 am	خلافت جوبلی 2008ء۔خطاب
8:10 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور) 26 مئی 2013ء
9:25 am	خلافت۔ایک عظیم قیادت
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	یسرنا القرآن
11:45 am	حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی حیات
12:50 pm	ان سائیٹ
1:15 pm	Fraser Island
1:45 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	سپینش سروس
9:00 pm	پریس پوائنٹ
10:00 pm	خلافت۔قدرت ثانیہ
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی حیات

29 مئی 2013ء

12:25 am	عربی سروس
1:30 am	ان سائیٹ
2:00 am	پریس پوائنٹ
3:00 am	خلافت۔قدرت ثانیہ
4:00 am	سوال و جواب
5:20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:30 am	حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی حیات
7:30 am	Fraser Island
8:10 am	پریس پوائنٹ
9:15 am	سیرت النبی ﷺ
9:55 am	لقاء مع العرب 31 جولائی 1996ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2011ء
1:00 pm	ریئل ٹاک
2:00 pm	سوال و جواب
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	سواحیلی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ 17 اگست 2007ء
6:50 pm	بنگلہ پروگرام
7:50 pm	دینی و فقہی مسائل
8:25 pm	کڈز ٹائم
9:00 pm	فیتھ میٹرز
10:00 pm	میدان عمل کی کہانی
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2011ء

30 مئی 2013ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	دینی و فقہی مسائل
2:05 am	کڈز ٹائم
2:35 am	میدان عمل کی کہانی
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 اگست 2007ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	الترتیل
6:05 am	جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2011ء
7:05 am	دینی و فقہی مسائل
7:05 am	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
8:55 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:40 am	یسرنا القرآن
12:10 pm	حضور انور کا سکینڈے نیویا ممالک کا دورہ 2005ء
12:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	پشتو سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 مئی 2013ء
7:00 pm	Shotter Shondhane LIVE
9:00 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:35 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا سکینڈے نیویا کا دورہ 2005ء

31 مئی 2013ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:00 am	یسرنا القرآن
6:30 am	حضور انور کا سکینڈے نیوین ممالک کا دورہ اور ڈنمارک آمد 2005ء
7:00 am	ربوہ کے شب و روز
7:40 am	جاپانی سروس
7:55 am	ترجمۃ القرآن
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:50 am	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سیرت و سوانح
12:55 pm	سرائیکی سروس
1:25 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	دینی و فقہی مسائل
4:35 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
6:15 pm	سیرت النبی ﷺ
6:45 pm	تلاوت قرآن کریم
7:00 pm	یسرنا القرآن
7:30 pm	Shotter Shondhane
9:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا سکینڈے نیویا ممالک کا دورہ

یکم جون 2013ء

12:15 am	ریئل ٹاک
1:20 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
3:35 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	یسرنا القرآن
6:00 am	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سیرت و سوانح
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
8:20 am	دینی و فقہی مسائل
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سیرت و سوانح
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال و جواب 25 اکتوبر 1996ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
8:15 pm	Shotter Shondhane Live
9:15 pm	راہ ہدیٰ LIVE
10:45 pm	الترتیل
11:15 pm	عالمی خبریں
11:35 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سیرت و سوانح

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

وراثت میں عورتوں کا حصہ اور مذاہبِ عالم

یہ انسانی تاریخ کا ایک المیہ ہے کہ ہمیشہ سے اکثر طاقتور انسان کمزور انسانوں کے حقوق سلب کرتے آئے ہیں اور دنیا کے مختلف معاشروں میں عورت کی ذات کو بھی بار بار ان کے حقوق سے محروم کیا گیا ہے۔ حقوق سے محروم کرنے کے اس عمل کا ایک پہلو جائیداد کی تقسیم سے تعلق رکھتا ہے۔ جب ایک شخص اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس کی جائیداد اور اس کا ورثہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہزاروں سال پر محیط انسانی تاریخ میں اس مرحلہ پر طاقتور کمزوروں کا حق غصب کرتے رہے ہیں۔ چونکہ عورت کی ذات صنف نازک کی حیثیت رکھتی ہے، اس لئے وراثت کی تقسیم کے معاملہ میں اس کو ہمیشہ سے محروم رکھنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ دنیا کے مختلف معاشروں میں پائے جانے والے رواجوں میں تو یہ ظلم روا رکھے گئے تھے مگر ہر مذہب کا تو یہی دعویٰ ہے کہ اس کی تعلیم خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ کہ اس کی تعلیم مظلوموں کے حقوق کی حفاظت کرتی ہے۔ اس پہلو سے یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ مختلف مذاہب کی تعلیمات میں وراثت کے معاملہ میں عورت کے حقوق کی حفاظت کے لئے کیا احکامات پائے جاتے ہیں۔

ہندومت

ہم سب سے پہلے ہندوؤں کے مقدس قانون منودھرم شاستر کی مثال لیتے ہیں۔ اس کی تدوین کی صحیح تاریخ تو معلوم نہیں لیکن اس کی تدوین کی تاریخ 1500 قبلِ مسیح سے لے کر 500 قبل مسیح تک بتائی جاتی ہے۔ ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ اس میں وراثت کے قوانین کے متعلق کیا بیان کیا گیا ہے اور کیا اس میں عورت کی وراثت کے حقوق کے متعلق کچھ بھی بیان کیا گیا ہے کہ نہیں؟ اس قانون میں بہت سے پہلو واضح نہیں ہیں اور اس بیان کردہ قوانین کا آپس میں بظاہر تضاد بھی معلوم ہوتا ہے۔ منودھرم شاستر میں جائیداد کی تقسیم کے بارے میں لکھا ہے۔

’’باپ اور ماں کی وفات کے بعد بھائی اکٹھے ہو کر باہم برابر جائیداد تقسیم کر سکتے ہیں۔ ان میں باپ اور ماں کی جائیداد برابر تقسیم ہو گی۔ والدین کی حیات میں جائیداد پر ان کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ یا پھر ساری جائیداد سب سے بڑے بھائی کو ملے گی اور دوسرے اس کے تحت اسی طرح زندگی بسر کریں گے جیسے باپ کے ماتحت کرتے تھے۔

پہلے بیٹے کی پیدائش کے فوراً بعد مرد باپ کہلانے لگتا ہے اور پرکھوں کے فرض سے آزاد ہو جاتا ہے، بیٹا (اسی وجہ سے) پوری جائیداد وصول کرنے کا مجاز ہے۔

وہ سارے قرض کا ذمہ دار اسی بیٹے کو بناتا ہے اور اسے ابدیت بھی اس کی وساطت سے ملتی ہے (چنانچہ) وہی قانون کے اقتضاء کے لئے پیدا ہوتا ہے۔ باقی سب خواہش کی پیداوار خیال کئے جاتے ہیں۔

بڑا بھائی چھوٹوں کی ایسی ہی معاونت کرے گا جیسی باپ کرتا تھا اور چھوٹے بھائی بھی بڑے کے ساتھ ایسا ادب روا رکھیں۔ (جیسا وہ باپ کے ساتھ رکھتے تھے۔)

سب سے بڑا (بیٹا) ہی خاندان کو خوشحال کرتا ہے اور وہی برباد۔ مردوں میں سب سے بڑے کو معزز ترین خیال کیا جاتا ہے۔ نیک سیرت لوگ کبھی اس کی توہین نہیں کرتے۔‘‘

(منودھرم شاستر، ترجمہ ارشد رازی، ناشر نگارشات لاہور ص 217)

یہاں پر یہ واضح ہے کہ ہندوؤں کے اس مقدس قانون کے مذکورہ بالا حصہ کے مطابق ایک مرنے والے مرد کی جائیداد میں اس کی بیوی کا کوئی حصہ نہیں اور اس کی بیٹی کا کوئی حصہ نہیں۔ لیکن اس کے آگے کے بیان میں بیٹی کا حصہ اس صورت میں بن سکتا ہے کہ وہ غیر شادی شدہ ہو۔ اس کی شادی ہو جانے کی صورت میں وہ وراثت سے محروم کر دی جاتی تھی۔ چنانچہ منودھرم شاستر میں لکھا ہے۔

’’غیر شادی شدہ بہن کو ہر بھائی حصے کا ایک چوتھائی دے گا۔ انکار کرنے والا آشرم سے باہر ہو جائے گا۔‘‘

اگر کسی مرد کی صرف بیٹیاں ہیں اور بیٹا کوئی نہیں تو بھی اس قانون کے مطابق اس کی جائیداد اس کی بیٹیوں کو نہیں جائے گی بلکہ وہ اپنے نواسوں میں سے کسی کو اپنا وارث مقرر کر سکتا ہے اور اس کی جائیداد اس مرد کے مقرر کردہ نواسے کو جائے گی۔ اور البتہ اگر کوئی عورت مرتی ہے تو اس کی جائیداد اس کی غیر شادی شدہ بیٹی کو جا سکتی ہے لیکن سوال یہ اُٹھتا ہے کہ اگر ماں کو ورثہ میں کوئی جائیداد ورثہ میں ہی نہیں ملے گی تو اس کی غیر شادی شدہ بیٹی کو یہ جائیداد کس طرح منتقل ہو گی۔ جیسا کہ منودھرم شاستر میں لکھا ہے۔

’’جس کی اولادِ نرینہ نہ ہو وہ اپنی بیٹی کا تقرر (پتریکا) کرتے ہوئے اس کے خاوند سے کہہ سکتا ہے۔ ’’اس میں سے پیدا ہونے والا بیٹا میری تجہیز و تکفین کرے گا۔‘‘ ......

ماں جو کچھ بھی ترکہ میں چھوڑتی ہے بلا شرکت غیر شادی شدہ لڑکی کا حصہ ہوتا ہے۔ اگر نانا کی نرینہ اولاد نہیں تو مقرر شدہ (وصی) بیٹی کا بیٹا اس کی تمام جائیداد کا وارث ہے۔‘‘

(منودھرم شاستر، ترجمہ ارشد رازی، ناشر نگارشات لاہور ص 219)

اور تو اور اگر کسی کا کوئی بیٹا نہیں اور اس کی مقرر کردہ بیٹی کا بھی کوئی بیٹا نہیں تو اس کی جائیداد کی وارث اس کی بیٹی نہیں ہو گی بلکہ اس کی جائیداد اس کے داماد کو جائے گی۔ جیسا کہ لکھا ہے۔

’’اگر مقرر کردہ (وصی) بیٹی بغیر اولاد پیدا کئے مر جاتی ہے تو اس کا خاوند بغیر ہچکچاہٹ (اس کے) باپ کا ترکہ لے سکتا ہے۔‘‘

(منودھرم شاستر، ترجمہ ارشد رازی، ناشر نگارشات لاہور ص 220)

اس قانون کے مطابق ایک مرد کی وراثت اس کی بیٹی کو تو نہیں جا سکتی لیکن وہ کسی لڑکے کو اپنا متبنیٰ بنا کر اسے اپنی جائیداد کا وارث بنا سکتا ہے۔

اس قانون میں یہ ناانصافی تو کی گئی ہے کہ بیوہ اور شادی شدہ بیٹیوں کو ایک مرد کی وراثت سے محروم کیا گیا ہے اور دوسری طرف یہ ناانصافی کی گئی ہے کہ بڑے بیٹے کو چھوٹے بھائیوں سے زیادہ حصہ کا وارث قرار دیا گیا ہے اور یہ تجویز کیا گیا ہے کہ یا تو ساری کی ساری جائیداد بڑے بھائی کے حوالے کی جائے، یا کل جائیداد کا بیسواں حصہ بڑے بھائی کو اضافی طور پر دیا جائے اور مویشیوں میں سے سب سے اچھے اس کے حوالے کیے جائیں، یا سب سے بڑے کو دو حصے، منجھلے کو ڈیڑھ حصہ اور سب سے چھوٹے کو ایک حصہ ملے یا پھر بڑے کو کوئی چیز اضافی طور پر دی جائے۔

(منودھرم شاستر، ترجمہ ارشد رازی، ناشر نگارشات لاہور ص 217و218)

بھائیوں کے درمیان یہ ناانصافی صرف یہیں تک محدود نہیں رہتی بلکہ اگر مائیں مختلف ہوں تو ان کی ذاتوں کے حساب سے بھائیوں کو جائیداد میں مختلف حصے ملیں گے۔ منودھرم شاستر میں لکھا ہے۔

’’اگر ایک برہمن کی چار بیویاں بالترتیب (برہمن، کھشتری، ویش اور شودر) کی ہوں تو ان کے مابین جائیداد کی تقسیم کا قانون یوں ہو گا۔

(کھیت) جوتنے کے (غلام)، گائیں گابھن کرنے کو رکھا گیا سانڈ، گاڑیاں، زیورات اور گھر اضافی حصے کے طور پر برہمنی کے بیٹے کو ملے گا۔

(باقی اسباب) کے تین حصے برہمنی کے بیٹے کو، دو حصے کھشتری کے، ڈیڑھ حصہ ویش اور ایک حصہ شودر بیوی کے بیٹے کو ملے گا۔

یا پھر قانون کا جاننے والا کل ترکے کے دس حصے کرنے کے بعد انہیں ذیل کے طریقہ کے مطابق تقسیم کر دے۔

برہمن، کھشتری، ویش اور شودر بیوی کے بیٹے کو بالترتیب چار تین دو ایک حصہ ملے گا۔

کسی برہمن کی برہمن، کھشتری اور ویش بیویوں میں سے کوئی اولاد ہو یا نہ ہو شودر بیوی کے بیٹے کو دسویں حصہ سے زیادہ حصہ نہیں ملے گا۔

کسی برہمن، کھشتری اور ویش کی شودر بیوی کے بیٹے کا وراثت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا، جو کچھ باپ دیتا ہے وہ اسی پر رضامند ہو جائے گا۔‘‘

(منودھرم شاستر، ترجمہ ارشد رازی، ناشر نگارشات لاہور ص 221)

بائیبل

عیسائیوں اور یہودیوں کے مذہبی احکامات بائیبل میں موجود ہیں۔ بائیبل کے احکامات کی رو سے اگر کسی شخص کے بیٹے ہوں تو پھر ان احکامات میں اس کی بیوہ اور بیٹیوں کے حصہ کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اس کی تمام جائیداد اس کے بیٹوں میں تقسیم کی جائے گی اور ہندوؤں کے مقدس قانون کی طرح بائیبل میں بھی پہلے بیٹے کو باقی بھائیوں سے زیادہ حصہ دلایا گیا ہے۔ جیسا کہ بائیبل کی کتاب ’’استثناء‘‘ میں یہ احکامات بیان کئے گئے ہیں۔

’’اگر کسی مرد کی دو بیویاں ہوں اور ایک محبوبہ اور دوسری غیر محبوبہ ہو اور محبوبہ اور غیر محبوبہ دونوں سے لڑکے ہوں اور پہلوٹھا بیٹا غیر محبوبہ سے ہو تو جب وہ اپنے بیٹوں کو اپنے مال کا وارث کرے تو وہ محبوبہ کے بیٹے کو غیر محبوبہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت پہلوٹھا ہے فوقیت دے کر پہلوٹھا نہ ٹھہرائے بلکہ وہ غیر محبوبہ کے بیٹے کو اپنے مال کا دونا حصہ دے کر پہلوٹھا مانے کیونکہ وہ اس کی قوت کی ابتداء ہے اور پہلوٹھے کا حق اسی کا ہے۔‘‘

(استثناء باب 21)

بائیبل میں جائیداد میں بیٹیوں کا حصہ اس صورت میں بیان کیا گیا ہے جب کسی شخص کا کوئی بیٹا نہ ہو لیکن بیوی کا حصہ اس صورت میں بھی بیان نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ بائیبل میں لکھا ہے۔

’’اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کا کوئی بیٹا نہ ہو تو اس کی میراث اس کی بیٹی کو دینا اور اگر اس کی کوئی بیٹی بھی نہ ہو تو اس کے بھائیوں کو اس کی میراث دینا اور اگر اس کے بھائی بھی نہ ہوں تو تم اس کی میراث اس کے باپ کے بھائیوں کو دینا اور اگر اس کے باپ کا بھی کوئی بھائی نہ ہو تو جو شخص اس کے گھرانے میں اس کا سب سے قریبی رشتہ دار ہو اسے اس کی میراث دینا۔

(گنتی باب 27)

لیکن اس صورت میں بھی جب بیٹیوں کو اس لیے جائیداد میں حصہ دیا گیا ہے کہ ان کا کوئی بھائی

نہیں ہے تو بھی ایک اور پہلو سے ان کی آزادی سلب کی گئی ہے اور وہ اس طرح کہ بائیبل میں ان کے لیے یہ شرط لگائی گئی ہے کہ وہ اپنے باپ کے خاندان میں ہی شادی کریں تاکہ خاندان کی جائیداد باہر نہ جائے۔

بائیبل کی رو سے خاوند کی جائیداد میں تو بیوہ کا کوئی حصہ مقرر نہیں کیا گیا مگر اس کی مدد کے لئے یہ حکم بیان کیا گیا ہے۔ ”تو پردیسی یا یتیم کے مقدمہ کو نہ بگاڑنا اور نہ بیوہ کے کپڑے گرو رکھنا......۔

جب تو اپنے کھیت کی فصل کاٹے اور کوئی پولا کھیت میں بھول سے رہ جائے تو اس کو لینے کو واپس نہ جانا۔ وہ پردیسی اور یتیم اور بیوہ کے لئے رہے تاکہ خداوند تیرا خدا تیرے سب کاموں میں جن کو تو ہاتھ لگائے تجھ کو برکت بخشے۔

جب تو اپنے زیتون کے درخت کو جھاڑے تو اس کے بعد اس کی شاخوں کو دوبارہ نہ جھاڑنا بلکہ وہ پردیسی اور یتیم اور بیوہ کے لئے رہے۔ جب تو اپنے تاکستان کے انگوروں کو جمع کرے تو اس کے بعد اس کا دانہ نہ توڑ لینا وہ پردیسی اور یتیم اور بیوہ کے لئے رہے۔“ (استثناء باب24)

قرآنی نظام

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا تو اس وقت دنیا میں رائج مذہبی قوانین وراثت کے معاملہ میں یہ منظر پیش کر رہے تھے کہ مرنے والے مرد کی جائیداد میں اس کی بیوہ کا کوئی حصہ نہیں تھا۔ بیٹی کو یا تو کوئی حصہ نہیں دیا جاتا تھا اور اگر کہیں ملتا تھا تو اس شرط پر کہ یہ بیٹی غیر شادی شدہ ہو۔ بعض تعلیمات میں تو یہ قدغن بھی لگائی گئی تھی کہ یہ بیٹی جائیداد لینے کی صورت میں لازماً اپنے باپ کے خاندان میں شادی کرے اور تو اور بیٹوں کے درمیان بھی انصاف سے تقسیم نہیں کی جاتی تھی۔ بڑے بیٹے کو باقی بھائیوں سے زیادہ حصہ دیا جاتا تھا۔ اس پس منظر میں یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ قرآنِ کریم میں وراثت کے بارے میں کیا احکامات بیان ہوئے ہیں۔ قرآنِ کریم بیان فرماتا ہے۔

”مردوں کے لئے اس ترکہ میں سے ایک حصہ ہے جو والدین اور اقرباء نے چھوڑا اور عورتوں کے لئے بھی اس ترکہ میں ایک حصہ جو والدین اور اقرباء نے چھوڑا۔ خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ (یہ ایک) فرض کیا گیا حصہ (ہے)۔ (النساء:8)

پھر قرآن کریم اس تقسیم کی تفصیل بیان فرماتا ہے۔

”اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے۔ مرد کے لئے دو عورتوں کے حصہ کے برابر (حصہ) ہے اور اگر وہ دو سے زیادہ عورتیں ہوں تو ان کے لئے دو تہائی ہے اس میں سے جو (مرنے والے) نے چھوڑا اور اگر وہ اکیلی ہو تو اس کے لئے نصف ہے اور اس میت کے والدین کے لئے ان میں سے ہر ایک کے لئے اس ترکہ میں چھٹا حصہ ہے اگر وہ صاحبِ اولاد ہو اور اگر اس کی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین نے اس کا ورثہ پایا ہو تو اس کی ماں کے لئے تیسرا حصہ ہے اور اگر اس میت کے بھائی (بہن) ہوں تو پھر اس کی ماں کے لئے چھٹا حصہ ہوگا، وصیت کی ادائیگی کے بعد جو اس نے کی ہو یا قرض چکانے کے بعد۔ تمہارے آباء اور تمہاری اولاد، تم نہیں جانتے ان میں سے کون نفع پہنچانے میں تمہارے زیادہ قریب ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) حکمت والا ہے۔

اور تمہارے لئے اُس میں سے نصف ہوگا جو تمہاری بیویوں نے ترکہ چھوڑا اگر ان میں سے کوئی اولاد نہ ہو۔ پس اگر ان کی کوئی اولاد ہو تو تمہارے لئے چوتھا حصہ ہوگا اس میں سے جو انہوں نے چھوڑا، وصیت کی ادائیگی کے بعد جو انہوں نے کی ہو یا قرض چکانے کے بعد اور ان کے لئے چوتھا حصہ ہوگا اس میں سے جو تم نے چھوڑا اگر تمہاری کوئی اولاد نہ ہو اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو ان (بیویوں) کا آٹھواں حصہ ہوگا اس میں سے جو تم نے چھوڑا، وصیت کی ادائیگی کے بعد جو تم نے کی ہو یا قرض چکانے کے بعد......۔

(النساء12،13)

قرآنی تعلیم کے امتیازات

ہندومت کے قوانین اور بائیبل کی ہدایات اور قرآن کریم کی تعلیمات میں جو فرق ہے، اس کے چند نمایاں پہلو یہ ہیں۔

☆ قرآن کریم نے جائیداد میں بیوہ کا حصہ مقرر کیا گیا ہے، جب کہ سابقہ تعلیمات میں بیوہ کا کوئی حصہ مقرر نہیں کیا تھا۔ اس طرح قرآن کریم وہ پہلی مذہبی تعلیم ہے جس نے جائیداد کے معاملہ میں بیوہ کے حقوق محفوظ کئے ہیں۔

☆ قرآن کریم نے بیٹیوں کا غیر مشروط حصہ مقرر کیا ہے۔ جبکہ جن سابقہ تعلیمات کا ذکر کیا گیا ہے ان میں یا تو بیٹی کا کوئی حصہ مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ یا انہیں حصہ دیا گیا تھا تو اس صورت میں کہ وہ غیر شادی شدہ ہو اور بائیبل میں تو اس صورت میں یہ قدغن لگائی گئی تھی کہ بھائی نہ ہونے کی صورت میں پھر اگر بیٹیاں جائیداد سے حصہ پائیں گی تو وہ اس بات کی پابند ہوں گی کہ وہ باپ کے رشتہ داروں میں شادی کرے گی۔

☆ گزشتہ تعلیمات میں چھوٹے بھائیوں کو محروم کر کے بڑے بھائی کو زائد حصہ دلایا گیا تھا۔ قرآن کریم نے یہ تفریق ختم کردی۔

غیروں کا اعتراف

اس ضمن میں قرآن کریم نے اتنا بڑا انقلاب برپا کیا تھا کہ مخالفین بھی اس کا اعتراف کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ پادری وہیری صاحب لکھتے ہیں۔

This law was given to abolish the custom of pagan Arabs, who suffered not women and children to have their husbands or fathers inheritance, on the pretence that they only should who were able to go to war.

(A Comprehensive Commentary on The Quran. Vol 2 By Rev. E.M. Wherry, 1896. P 70)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ پادری وھیری صاحب یہ ذکر تو کرتے ہیں کہ عرب کے دورِ جاہلیت میں عورتوں کو ورثہ میں حصہ نہیں دیا جاتا تھا اور آنحضرت ﷺ نے یہ رواج ختم فرمایا اور عورتوں کو ورثہ میں ان کا حصہ ملنے لگا۔ لیکن یہ ذکر نہیں کرتے کہ بائیبل میں بھی عورتوں کا حصہ مقرر نہیں کیا گیا تھا اور اس طرح قرآن کریم نے عیسائیوں اور یہودیوں کے مقدس قوانین کی اصلاح بھی فرمائی تھی۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اگر مردوں کو عورتوں سے زیادہ حصہ دلایا گیا ہے تو یہ بھی عورتوں کی کوئی حق تلفی نہیں کی گئی بلکہ اس کو ذمہ داریوں سے آزاد کر کے اس کے حقوق محفوظ کئے گئے ہیں کیونکہ گھر کے تمام اخراجات اور بیوی کے بھی تمام اخراجات اُٹھانا خاوند کی ذمہ داری قرار دی گئی ہے اور مرد اس بات کا پابند ہے کہ وہ معروف کے مطابق بیوی اور بچوں کا خرچ اُٹھائے اور بیوی اس قسم کی ذمہ داریوں سے مکمل طور پر آزاد ہے اور اگر وہ اپنی جائیداد سے گھر پر خرچ کرے تو یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے ورنہ وہ جس طرح چاہے اپنی آمد کو خرچ کرسکتی ہے۔ دوسری طرف مرد کو یہ آزادی حاصل نہیں ہے۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سے قبل مرنے والے کے مرد رشتہ دار ہی تمام جائیداد پر قابض ہو جاتے تھے اور بیویوں اور بیٹیوں کو کوئی حصہ نہیں ملتا تھا۔ چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ربیعؓ جنگ احد میں شہید ہوئے۔ ان کی بیوی رسول اللہؐ کی خدمت میں اپنی دو بیٹیوں کو لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ سعد بن ربیع احد میں شہید ہوئے ہیں اور ان کے بھائی نے ان کا سب مال لے لیا ہے اور ان لڑکیوں کے لئے کچھ نہیں چھوڑا اور ان کا نکاح نہیں ہو سکتا، جب تک ان کا کوئی مال نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ فرمائے گا۔ جب میراث کے بارے میں آیات اتریں تو رسول اللہؐ نے ان لڑکیوں کے چچا کو حکم بھیجا کہ سعد کی بیٹیوں کو دو تہائی دے دیں اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ اور باقی ان کا ہے۔

(جامع ترمذی۔ ابواب الفرائض۔ باب ماجاء فی میراث البنات)

رسول اللہؐ نے وصیت کے معاملہ میں انصاف کی سخت تاکید فرمائی تھی۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہ ایک شخص ستر سال تک نیکی کے عمل کرتا رہتا ہے۔ پھر وصیت کے وقت ظلم سے کام لیتا ہے۔ اس کا خاتمہ برے عمل پر ہوتا ہے اور وہ جہنمی بن جاتا ہے اور ایک شخص برائی کا عمل ستر سال تک کرتا رہتا ہے۔ پھر اپنی وصیت میں عدل سے کام لیتا ہے اور خاتمہ اس کا بہتر ہوتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبلؒ۔ مسند حضرت ابو ہریرہؓ، ناشر المکتب الاسلامی بیروت۔ جلد ص278)

آنحضرتؐ نے وراثت کے معاملہ میں عورتوں کے حقوق کو قائم فرمایا اور آپ کے بعد آپ کے خلفاءِ راشدین اس بات کی نگرانی فرماتے رہے کہ اس معاملہ میں کسی حیلہ اور بہانے سے عورتوں کو ان کے حقوق سے محروم نہ کیا جائے۔

ایک روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کی دورِ خلافت میں ایک شخص غیلان بن سلمہ ثقفی نے جب خیال کیا کہ اس کی موت قریب ہے تو اس نے اپنی تمام بیویوں کو طلاق دے دی اپنا مال اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔ حضرت عمرؓ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تو نے اپنی بیویوں کو طلاق دے کر سارا مال بیٹوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اس نے عرض کی کہ جی ہاں! حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ بخدا میں سمجھتا ہوں کہ شیطان نے تیری موت کے متعلق آسمانوں سے کوئی بات چرا لائی ہے اور تیرے دل میں ڈال دی ہے۔ شاید تو تھوڑی مدت زندہ رہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی بیویوں سے رجوع نہ کیا اور مال واپس نہ لیا میں تیرے مرنے کے بعد تیری بیویوں کو ضرور تیرا وارث بناؤں گا۔ چنانچہ غیلان نے بیویوں سے رجوع کیا اور مال بھی واپس لیا۔ اس کے بعد وہ سات دن زندہ رہا پھر مر گیا۔

(اردو ترجمہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال۔ ناشر دارالاشاعت، جلد15و16 ص677)

مکرم شریف احمد بانی صاحب

کامیاب تجارت کے زریں اصول

دیانتداری، سچائی اور سخت محنت سے آپ بہت ترقی کرسکتے ہیں

آج سے تقریباً پچاس سال پہلے کی بات ہے۔ میں اپنے کاروبار کے سلسلہ میں کلکتہ سے دہلی بذریعہ ٹرین سفر کر رہا تھا۔ میرے کمپارٹمنٹ میں ایک خوبصورت نوجوان میرا ہمسفر تھا۔ جب ٹرین ہوڑہ سٹیشن سے روانہ ہوئی تو میں نے تعارف حاصل کرنے کے لئے اُس نوجوان سے پوچھا کہ آپ کا اسم گرامی کیا ہے اور آپ کیا کرتے ہیں۔ اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ The Noble Profession اور پھر ساتھ ہی کہا میرا نام عبدالقدوس ہے اور میں ایک فوجی افسر ہوں۔ اب اس کی باری تھی اس نے مجھ سے دریافت کیا۔ آپ کیا کرتے ہیں۔ میں نے جواباً کہا۔ The Noble Profession۔ یعنی معزز ترین پیشہ۔ وہ بہت خوش ہوا اور کہا تو آپ بھی فوجی ہیں۔ میں نے کہا نہیں۔ میں ایک بزنس مین ہوں اور میرا پیشہ تجارت ہے۔ وہ سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھتا رہا گویا پوچھ رہا ہے کہ تجارت معزز ترین پیشہ کیسے ہوگیا۔ میں نے بتایا کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ منصب رسالت پر فائز ہونے سے پہلے تجارت کیا کرتے تھے اور آپؐ کا ارشاد مبارک ہے کہ صاف ستھری تجارت بہترین ذریعہ معاش ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ سچا اور دیانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کی معیت کا حقدار ہے اور دیانت دار اور سچا مسلمان تاجر بروز قیامت زمرۂ شہدا میں شامل سمجھا جائے گا۔

سوچنے کی بات ہے کہ تجارت میں ایسی کیا خاص بات ہے کہ حضرت رسول پاکؐ نے خود بھی نبوت اور رسالت سے پہلے یہی پیشہ اختیار فرمایا اور ایک ایمان دار تاجر کو زمرۂ شہدا میں شامل فرمایا۔

دراصل بات یہ ہے کہ ایک تاجر جب اپنی دکان یا دفتر میں جا کر کاروبار کے لئے بیٹھتا ہے تو اسی لمحہ اس کی آزمائش شروع ہو جاتی ہے۔ شیطان سو طریقوں سے اسے آزمائش اور ابتلا میں ڈالتا ہے کبھی اسے کہتا ہے کم تولو۔ ملاوٹ کرو۔ امیر و کبیر بننے کا یہی طریق ہے کہ لوگوں کو دھوکہ دو اور بے ایمانی کرو۔ کبھی سمجھاتا ہے کہ گھٹیا اور ناقص مال کو اصلی پیکنگ میں ڈال کر اصلی مال کے طور پر بیچو۔ بہت منافع ملے گا اور تم راتوں رات سیٹھ ہو جاؤ گے۔ پیسہ کمانے کے نئے نئے گُر شیطان سامنے لے کر آتا ہے۔ مال کو گودام میں بند کر کے ملک میں قلت پیدا کر دو۔ لوگ بھوکوں مرتے ہیں تو مرنے دو۔ پیسہ کمانے کا یہی بہترین طریق ہے۔ نمازوں کے اوقات میں اتنی زیادہ مصروفیت ہو جاتی ہے کہ تاجر کے لئے کام چھوڑ کر نماز کے لئے وقت نکالنا بھی دشوار ہو جاتا ہے اسے بتایا جاتا ہے کہ جھوٹ کے بغیر تو کاروبار میں کامیابی ممکن نہیں ہے۔ اس لئے بلاتکلف جھوٹی قسم کھاؤ۔ کاروبار میں یہ سب باتیں جائز ہیں۔

غرض شیطان طرح طرح کے بھیس بدل کر آتا ہے اور ایک تاجر کو یہ ترغیب دیتا ہے کہ بے ایمانی اور بددیانتی سے مخلوق خدا کو لوٹو۔

لیکن جب ایک سچا اور ایمان دار تاجر جوان تمام امتحانوں اور آزمائشوں میں پورا اترتا ہے اپنا دامن ان تمام آلائشوں سے پاک رکھتا ہے تو ایسے تاجر کے بارہ میں حضرت محمد ﷺ نے بشارت دی ہے اور کیا ہی سچ فرمایا ہے۔ کہ ایمان دار اور سچا تاجر قیامت کے روز شہدا کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

ہمارا معاشرہ اخلاقی لحاظ سے گراوٹ کا شکار ہے۔ زندگی کا ہر شعبہ کرپشن، بددیانتی اور بے ایمانی کی منہ بولتی تصویر ہے اور تجارت کا شعبہ بھی اس گراوٹ میں شامل ہے۔

ہم احمدی بھی اسی معاشرہ کا حصہ ہیں اور ماحول کا کچھ نہ کچھ اثر تو ہوتا ہے۔ لیکن ہم میں اور غیر از جماعت لوگوں میں یقیناً فرق ہونا چاہئے۔ اگر ہم بھی دوسروں کے رنگ میں رنگین ہو جائیں اور ہم میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہ ہو تو ہم سے زیادہ خسارے میں کوئی نہیں ہوگا۔ احمدی نام رکھوا کر ہم معاشرے میں تکالیف برداشت کر رہے ہیں۔ لیکن اپنے اعمال کی بنا پر اگر خدا کے ہاں بھی مقبول نہ ہوئے تو ہم سے زیادہ بدقسمت کون ہوگا۔ ع

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم

ہمارا کردار ایسا اعلیٰ اور نمایاں ہونا چاہئے کہ مخالف بھی اقرار کرنے پر مجبور ہوں کہ یہ سچے اور باکردار لوگ ہیں۔ مجھے یاد ہے میرے بچپن میں ایک دفعہ ایک غریب عورت میری والدہ مرحومہ کے پاس آئی۔ وہ زاروقطار رو رہی تھی۔ کچھ لوگ اس کا حق غصب کر رہے تھے۔ میری والدہ نے اس کی مدد کی اور اس کا حق ان لوگوں سے دلوایا۔ وہ عورت روتی جاتی تھی اور کہہ رہی تھی کہ ''ہوتاں تُسی مِرزئی۔ پَر کُوڑ نہیں مرِیندے''۔ یعنی اگرچہ آپ لوگ مرزائی ہو۔ لیکن آپ لوگ جھوٹ نہیں بولتے۔ اب جبکہ مجھے کاروبار کرتے ہوئے پچاس سال سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے اور میں نے احمدیت کی مخالفت کے کئی دور دیکھے ہیں اور مخالفت کے کئی طوفانوں سے گزرا ہوں۔ لیکن جب آج بھی غیر از جماعت دکانداروں سے بعض احمدی تاجروں کے بارہ میں یہ تبصرہ سنتا ہوں کہ اگرچہ یہ لوگ قادیانی ہیں۔ مگر جھوٹ نہیں بولتے اور دو نمبر مال نہیں بیچتے تو مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ میں اپنے تجربہ کی بنیاد پر وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ احمدی تاجروں کا امانت اور دیانت کا معیار دوسروں سے یقیناً بہتر ہے۔ اگرچہ بہتری کی گنجائش تو ہمیشہ اور ہر وقت رہتی ہے اور ہم میں سے ہر ایک کو ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے اور جہاں کہیں کوئی کمی یا کوتاہی محسوس ہو اسے دور کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ ہر احمدی کو یہ سوچنا چاہئے کہ ایک میری غلطی سے کہیں ساری جماعت بدنام نہ ہو۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب اپنے تربیتی مضامین میں ہمیشہ یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ ''نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز''۔

دیگر تمام کاموں کی طرح تجارت میں بھی فوری نتیجہ نہیں نکلتا اور جو شخص اس امید پر تجارت شروع کرتا ہے۔ کہ تجارت شروع کرتے ہی میں راتوں رات امیر ہو جاؤں گا۔ ایسا شخص کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ آپ جو کاروبار شروع کرنا چاہتے ہیں اس کے متعلق پوری معلومات حاصل کریں بظاہر ہر کام بڑا آسان اور منافع بخش نظر آتا ہے۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ جو کام بھی کرنا چاہتے ہیں اس کے متعلق آپ کو اچھی طرح علم ہونا چاہئے۔ یہ ضروری نہیں کہ جب تک بہت زیادہ سرمایہ نہ ہو آپ کاروبار کر ہی نہیں سکتے۔ تمام کاروبار معمولی سرمایہ سے بھی شروع کئے جا سکتے ہیں۔ پھر دیانت داری، سچائی اور سخت محنت سے آپ بہت ترقی کر سکتے ہیں۔

اپنے کاروبار میں ہر وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کا خریدار کیا چاہتا ہے اگر آپ کا خریدار آپ سے مطمئن ہوگا تو آپ کو ترقی کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ خوش اخلاقی اور سچائی کسی بھی کاروبار کے لئے اشد ضروری ہیں۔ دکانداری میں آپ کو قسم قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑے گا۔ آپ کی خوش اخلاقی اور مسکراہٹ آپ کی کامیابی کی ضمانت ہیں۔ انگریزی کی ایک کہاوت ہے۔ Customer is Always Right۔ گاہک کیسی ہی کڑوی بات کرے آپ نے غصہ نہیں کرنا اور خریدار سے بحث مباحثہ نہیں کرنا۔ اگر آپ تھوڑے منافع پر کام کریں گے تو شروع میں تو شاید آپ کو دقت پیش آئے۔ لیکن کم منافع کی وجہ آپ کی سیل اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ آپ دوسرے دکانداروں کو پیچھے چھوڑ جائیں گے۔ مال کے معیار کا خاص خیال رکھیں۔ اگر آپ کی دکان سے خریدار کو اعلیٰ معیار کی چیز مناسب قیمت پر ملے گی تو خریدار ہمیشہ آپ کو ترجیح دے گا۔ لین دین کے معاملے ہمیشہ صاف اور سیدھے رکھیں جن لوگوں سے آپ مال خریدتے ہیں ان کو وقت پر ادائیگی کریں اور جس دن ادائیگی کا وعدہ آپ نے کیا ہے اسی دن وقت پر ادائیگی کریں۔ مال دینے والے کو چکر نہ لگانے پڑیں۔ اگر آپ کی قیمت خرید کم ہوگی تو آپ ارزاں قیمت پر مال فروخت کر سکیں گے اور آپ کی سیل زیادہ ہو سکے گی اور اس طرح آپ زیادہ منافع کمائیں گے۔

چنیوٹ کی شیخ برادری کے افراد تجارت میں کامیاب ہیں۔ ہمارے چنیوٹ میں یہ کہاوت مشہور ہے ''پہلے سال چٹّی۔ دوجے سال ہٹّی۔ تیجے سال کھٹّی''۔ یعنی جب تم نیا کاروبار شروع کرو گے۔ تو ناتجربہ کاری کی وجہ سے پہلے سال نقصان کے لئے ذہنی طور پر تیار رہو اور بددل ہو کر کام چھوڑ نہ دینا۔ دوسرے سال کچھ تجربہ ہو جانے کی وجہ سے تم نقصان سے بچ جاؤ گے۔ لیکن شاید منافع نہ کما سکو۔ لیکن اگر تم مستقل مزاجی سے ڈٹے رہو تو پھر خدا تمہاری مدد فرمائے گا اور تیسرے سال سے منافع کمانے لگو گے۔ جن لوگوں کا بیک گراؤنڈ کاروباری نہیں ہوتا وہ جلدی منافع کے خواہش مند ہوتے ہیں اور جلدی گھبرا جاتے ہیں۔

ایک اور ضروری بات یہ ہے کہ کوشش کریں نہ ادھار خریدیں نہ ادھار بیچیں۔ یہ مشہور مقولہ یقیناً آپ نے سنا ہوگا کہ ''ادھار محبت کی قینچی ہے''۔ ادھار سے حتی الوسع بچنا چاہئے۔

میرے والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ جب نادر شاہ نے دہلی کے تخت پر قبضہ کر لیا۔ تو اسے ہاتھی کی سواری کے لئے بھی لے گئے۔ ایران میں ہاتھی نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ بڑے شوق سے ہاتھی پر سوار ہوا اور کہا کہ اس کی لگام میرے ہاتھ میں دو۔ مہاوت نے کہا۔ حضور ہاتھی کی لگام نہیں ہوتی آپ پیچھے بیٹھیں گے اور اسے میں چلاؤں گا۔ نادر شاہ نے یہ سنتے ہی کھڑے ہاتھی سے زمین پر چھلانگ لگا دی اور کہا کہ جس سواری کی لگام میرے ہاتھ میں نہیں ہوگی میں اس پر نہیں بیٹھوں گا۔ والد صاحب کہا کرتے تھے کہ یہی کیفیت کاروبار کی ہے۔ اگر آپ اپنے کاروبار کو خود نہیں سمجھتے اور صرف ملازموں پر آپ کا انحصار ہے تو آپ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کسی بھی کاروبار میں ملازمین اور سٹاف کی ضرورت بے شک ہوتی ہے۔ لیکن آپ کو اپنے کاروبار کے معاملات کو خود علم ہونا چاہئے اور آپ کی مسلسل نگرانی ہونی چاہئے۔ صرف اسی صورت میں آپ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ مجھے یاد ہے ہماری برادری میں جب کوئی نوجوان اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد عملی زندگی میں قدم رکھتا تھا۔ تو خواہ اس کے والد کا اپنا بڑا کاروبار ہوتا تھا۔ لیکن وہ اپنے بیٹے کو کسی دوسری دکان یا کمپنی میں چند ماہ کے لئے ملازم کروا دیتا

تھا۔تا کہ وہ کاروبار کی اونچ نیچ سے اچھی طرح واقفیت حاصل کرلے اوراس کے بعد اپنا کاروبار شروع کرتا تھا۔محنت ،دیانت، خوش اخلاقی اور بردباری سے کاروبار کریں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہمیشہ مدنظر رکھیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں بہت برکت دے گا اور آپ کی تجارت بھی عبادت بن جائے گی۔

دولت سے عیش و آرام، اچھا کھانا، اچھا گھر، عزت اور مرتبہ ملتا ہے۔بھوکوں کے لئے کھانا، بیماروں کے لئے دوا اور ضرورت مندوں کے لئے چھت بھی دولت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔جب آپ کا کاروبار اللہ کے فضل سے چل نکلے۔تو صرف اپنے عیش و آرام کو ہی نہ دیکھیں۔غربا، مساکین اور ضرورتمندوں کا بھی خیال رکھیں۔یہ بات آپ کے کاروبار کی کامیابی کی ضمانت ہوگی۔

بعض لوگ پیسہ کمانے کی دھن میں ہر چیز کو بھول جاتے ہیں۔نہ تو اپنے بیوی بچوں کا خیال رکھتے ہیں۔نہ ماں باپ کی خدمت کی فکر ہوتی ہے۔نہ دوستوں رشتہ داروں سے تعلق رکھتے ہیں۔حتیٰ کہ اپنی صحت سے بھی لاپرواہ ہوجاتے ہیں اور ایک ہی دھن ان کے سر پر سوار ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ پیسے کس طرح کمائیں۔پھر ایک وقت آتا ہے کہ ان کے بیوی بچے بھی ان سے دور ہوجاتے ہیں۔صحت بھی ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور وہ صرف حسرت کے ساتھ زندگی کے خواب دیکھتے رہتے ہیں۔جہاز کو تیرنے کے لئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔پانی کے بغیر جہاز تیر نہیں سکتا۔لیکن اگر یہی پانی جہاز کے اندر داخل ہوجائے تو جہاز ڈوب جاتا ہے۔باعزت زندگی گزارنے کے لئے پیسہ بھی ضروری ہے۔لیکن پیسہ کمانے کو زندگی کا مقصد بنالینا تباہی کا راستہ ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے زندگی گزاریں۔آمین

مکرم سید سعید الحسن شاہ صاحب گیمبیا

مکرم عبدالرزاق بٹ صاحب مربی سلسلہ کا ذکر خیر

میرے ایک نہایت مہربان اور مشفق بزرگ مکرم عبدالرزاق بٹ صاحب مورخہ 6/ اکتوبر 2012ء کو اللہ کو پیارے ہوگئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

65 سال کی عمر میں بھی بٹ صاحب بڑے ایکٹو اور پرعزم تھے لیکن کسی غلط دوا کے زیر اثر اللہ کو پیارے ہوگئے۔

مکرم عبدالرزاق صاحب ان خوش نصیبوں میں شامل ہیں جن کا ذکر خیر خلیفہ وقت نے اپنی زبان مبارک سے کیا اوران کے خسر محترم حضرت مولانا محمد منور صاحب کا ذکر خیر بھی خلیفہ وقت کی طرف سے ہوا اوران کی خوشدامن صاحبہ کا ذکر بھی خلیفہ وقت نے فرمایا: ع

ایں سعادت بزور بازو نیست

خاکسار نے شعبہ تربیت نومبائعین میں مکرم بٹ صاحب کے ساتھ کچھ وقت گزارا اوران دنوں کی یادیں اب بھی زندہ ہیں خاص طور پر ان کی سادگی بے نفسی اور مسکراتے چہرے کے ساتھ ہر کسی کے ساتھ شفقت سے پیش آنا دل پر اثر کرنے والا تھا مزاج میں بے نفسی کے ساتھ ساتھ انتہا درجے کا توکل علی اللہ تھا۔ گلے شکوے کی عادت نہ تھی اس کی بجائے دعاؤں پر زور دیا کرتے تھے۔ بات کو سادہ اور پیار کے ساتھ کرتے اور سمجھاتے تھے۔

ایک دفعہ انہوں نے اپنے ایک دوست کو پریشان دیکھا تو پوچھنے پر معلوم ہوا کہ معمولی سی بات پر میاں بیوی میں توں تکار ہوئی اوراب نوبت علیحدگی تک پہنچ رہی ہے۔مکرم بٹ صاحب ان کے گھر گئے بڑے پیار سے میاں بیوی کو سمجھایا دونوں نے بات کو سنا اور دوبارہ اچھے رنگ میں رہنے کا عہد کیا اور یوں ان کی کوشش سے ایک گھر اجڑنے سے بچ گیا۔

آپ بڑے مستجاب الدعا تھے اس کا ذاتی طور پر خاکسار کو تجربہ ہوا۔ ایک دفعہ بہاولپور شہر میں نومبائعین کی تربیتی کلاس تھی جس میں ہندو نومبائعین کی اکثریت تھی۔مکرم بٹ صاحب اور خاکسار وہیں تھے ان دنوں حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب اور دیگر بزرگان کے افریقہ میں دعوت الی اللہ کے واقعات اور نامساعد حالات کے باوجود مربیان کی ان کوششوں کا ذکر تھا کہ کس طرح جان جوکھوں میں ڈال کر احمدیت کو پھیلایا ان واقعات کو مولانا صدیق امرتسری صاحب نے اپنی کتاب ''روح پرور یادیں'' میں بیان کیا ہے ان واقعات کو تازہ تازہ پڑھا تھا اوراس کا طبیعت پر گہرا اثر تھا۔ ایک دن کلاس کے بعد چہل قدمی اور باتیں کرتے ہوئے بہاولپور ریلوے سٹیشن پر پہنچ گئے۔ میں نے عرض کیا بٹ صاحب میری ایک خواہش ہے دعا کریں اللہ اسے پورا کرے وہ یہ ہے کہ جس طرح ہمارے بزرگوں نے افریقہ میں احمدیت پھیلانے کے لئے کوششیں کیں اللہ مجھے بھی اس کی توفیق عطا فرمائے کہ افریقہ جاؤں اور وہ تکلیفیں جو احمدیت پھیلانے کے لئے انہوں نے برداشت کیں میں بھی ان میں شریک ہوں۔ مکرم بٹ صاحب نے کہا اچھا انشاء اللہ دعا کروں گا۔اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد خاکسار دفتر نومبائعین سے تبدیل ہوکر میدان عمل میں آگیا اور خاکسار مذکورہ واقعہ کو بھول چکا تھا کہ اچانک وکالت تبشیر نے کال کی اور یوں گیمبیا میں بطور مربی انچارج تقرر ہوگیا اور جولائی 2012ء کو خاکسار سات سال گزارنے کے بعد پاکستان گیا۔مکرم بٹ صاحب کی خدمت میں بھی حاضر ہوا بڑی گرم جوشی سے ملے حال احوال پوچھا اور بڑے خوش ہوئے پھر کہنے لگے شاہ صاحب آپ کو بہاولپور سٹیشن یاد ہے اور آپ کی خواہش؟ میں نے کہا ہاں بٹ صاحب اور یقیناً آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے جو اللہ تعالیٰ خاکسار کو افریقہ میں خدمت دین کی توفیق دے رہا ہے۔

خلافت کے ساتھ وفا اور محبت کا غیر معمولی تعلق تھا۔ دوران ملاقات خاکسار نے ایک دوست جو بیرون ملک تھے اور مکرم بٹ صاحب کے ساتھ بڑا تعلق تھا۔ان کو نظام جماعت کی طرف سے سزا ہوئی ہوئی تھی کے متعلق پوچھا کہ ان سے کوئی رابطہ یا فون وغیرہ؟ بڑے جوش سے کہنے لگے ہاں اس کا فون آیا تھا پر میں نے کوئی بات نہیں کی جس کو خلیفہ وقت نے سزا دی ہو اس سے میں کیسے تعلق رکھ سکتا ہوں۔ بعد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی اس خوبی کا ذکر فرمایا کہ خلافت کے مقابلہ پر بیٹے کو ہرگز ترجیح نہ دی۔خاکسار کے والد صاحب مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب نے ایک واقعہ کا ذکر کیا جو مکرم بٹ صاحب کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالتا ہے۔اباجی جب آل پاکستان انصار اللہ ریلی میں مقابلہ حفظ قرآن اور تلاوت قرآن میں اول پوزیشن لی تو مکرم بٹ صاحب بڑے تپاک سے ملے اور مبارکباد دی اور پھر کہا شاہ صاحب آپ کی تلاوت بڑی اثر انگیز ہے میری خواہش ہے کہ آپ کی امامت میں نماز پڑھوں چنانچہ گھر لے گئے اور نماز پڑھی۔

مکرم بٹ صاحب میں درویشی اور سادگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی آپ نے بطور مربی لمبا عرصہ غانا میں گزارا اور ایک مدت تک پرنسپل جامعہ احمدیہ غانا کے عہدہ پر فائز رہے،لیکن آپ کو دیکھ کر ہرگز کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ سادہ سا شخص کسی ادارے کا سربراہ بھی رہا ہوگا۔ غانا میں آپ کی زندگی کا وہ حصہ سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے جو آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں گزارا اور حضور نے کئی مواقع پر آپ کے ساتھ گزرے واقعات کا ذکر بھی فرمایا۔ یقیناً اصل جزا تو آخرت میں ہی ہے لیکن خلیفہ وقت کی طرف سے ایک مربی کو خراج تحسین اس دنیا میں سب سے بڑا اعزاز ہے اور آپ کی وفات پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جس محبت کا اظہار فرمایا اور ان کی زندگی کو ایک مثالی واقف زندگی قرار دیا اس سے بڑھ کر کوئی انمول تحفہ ان لئے نہیں ہوسکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی سے مغفرت اور پیار کا سلوک فرمائے اور اعلیٰ علیّین میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو بھی وقف کے تقاضے نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

یورپ کی طویل ترین سرنگ

یورپ کے وسط میں الپس پہاڑوں کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ان کی فطری خوبصورتی اپنی جگہ لیکن انہوں نے یورپی ممالک کے مابین باہمی رابطہ خصوصاً تجارت کو مشکل اور بہت مہنگا بنا دیا۔ چنانچہ 1992ء میں فیصلہ ہوا کہ الپس سلسلہ ہائے کوہ کے نیچے تقریباً دو ہزار فٹ گہرائی میں ایک سرنگ بنا کر وہاں ریل پٹڑیاں بچھائی جائیں۔ یہ نہایت کٹھن کام تھا،مگر انسانی عزم و حوصلے اور ذہانت و محنت سے اسے انجام دینے کا فیصلہ کرلیا۔

چنانچہ گورتھارڈ بیس (Gotthard Base) نامی اس سرنگ پر 1996ء میں کام شروع ہوا جو جولائی 2011ء میں ختم ہوگیا۔سرنگ کھودنے کے لئے تین ہزار ٹن وزنی خصوصی کھدائی (بورنگ) مشین بنائی گئیں۔ جگہ جگہ سرنگ میں سٹیل کی سلاخیں بھی لگی ہیں تا کہ وہ پہاڑوں کا کروڑوں ٹن وزن سنبھال سکیں۔اب سرنگ میں ریل کی پٹڑیاں بچھیں گی۔ ان پر 2016ء تک ریلیں چلنے کا امکان ہے۔

گوتھارڈ بیس سرنگ انسانی انجینئرنگ کا شاہکار ہے۔اس کے ذریعے ممکن ہوگیا کہ جرمنی سے اٹلی بآسانی تجارتی سامان بھجوایا جاسکے۔مزید برآں اس نے زیورچ (جرمنی) اور میلان (اٹلی) کے مابین سفر بھی ایک گھنٹہ کم کردیا۔ یہ 35.4 میل لمبی ہے اور تقریباً 11 ارب ڈالر (نو کھرب نو ارب روپے) کے سرمائے سے تعمیر ہوئی۔

Hm 4241

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد اکرام احسان صاحب سیکرٹری وصایا ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نواسی شازیہ فیصل واقفہ نو بنت مکرم فیصل خلیل خان صاحب یوکے بریڈ فورڈ نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کر لیا ہے۔ مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 12۔اپریل 2013ء کو ان کے گھر پر اس سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے بچی کی درازی عمر اور دینی علوم میں ترقی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ بچی کو ہر لحاظ سے اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

ڈینٹل سرجری کی سہولتیں

مریضوں کی طرف سے موصولہ سوالات اور استفسارات سے اندازہ ہوتا ہے کہ احباب کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ ڈینٹل سرجری میں مندرجہ ذیل علاج و معالجہ کی سہولتیں موجود ہیں۔

☆ Oral Hygine Instructions مریضوں کو منہ اور دانتوں کی حفاظت کیلئے احتیاطی تدابیر کی طرف راہنمائی۔

☆ Medication منہ اور دانتوں کے امراض کا علاج بذریعہ ادویہ۔

☆ Ultrasonic Scaling جدید آلات کے ذریعہ دانتوں کی مکمل صفائی۔

☆ دانتوں کی ہمرنگ Filling کی سہولت بھی میسر ہے۔ دانتوں کی بھرائی۔ مرض کی نوعیت کے مطابق یہ عارضی بھی ہو سکتی ہے اور مستقل بھی۔

☆ Root Canal Treatment جہاں عام Filling ممکن نہ ہو وہاں دانت کی جڑوں کو اندر سے صاف کر کے دانت کو بھرا جاتا ہے۔

☆ Dental Extraction یعنی اخراج دنداں یہ علاج کی آخری صورت ہوتی ہے۔

☆ Dental Prosthetics مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جہاں قدرتی دانت موجود نہ ہوں۔

☆ Orthodontics ٹیڑھے دانتوں کو Removable Appliance کے ذریعہ ان کی صحیح پوزیشن پر لایا جاتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نکاح و تقریب شادی

مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ مدیحہ قمر صاحبہ کی شادی کی تقریب مکرم یاسر نصیر صاحب ولد مکرم محمد نصیر صدیق صاحب ساکن امریکہ کے ساتھ مورخہ 27۔اپریل 2013ء کو الرفیع بینکوئیٹ ہال میں منعقد ہوئی۔ نکاح کا اعلان مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے 10 ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر کیا۔ اس موقع پر دعا محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے کروائی۔ دلہن مکرم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری سابق نائب وکیل التبشیر وسابق مربی امریکہ و افریقہ کی نواسی اور دلہا ان کا پوتا ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر اعتبار سے دونوں خاندانوں کیلئے برکت و رحمت کا موجب ہو اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری عزیز الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ دفتر کفالت یتامیٰ دار الضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی محترم چوہدری غلام قادر صاحب ابن مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب مرحوم درویش قادیان آف کوٹ مرزا جان ضلع گوجرانوالہ دو ماہ بیمار رہنے کے بعد 3 مئی 2013ء کو بقضائے الٰہی تقریباً 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ گاؤں کے احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی خاکسار نے ہی کرائی۔ مرحوم بڑے ملنسار اور غریب پرور، صاف گو، انصاف پسند، پانچ وقتہ نمازی، بیت الذکر کی صفائی کا انتظام کرنے والے نمائندگان مرکز کی عزت کرنے والے، خوش اخلاق، مہمان نواز اور خلافت سے محبت اور فدائیت کا جذبہ رکھنے والے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ اور 4 بیٹے اور دو پوتے سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ دفتر شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں زاد مکرم چوہدری ظفر اللہ ملہی صاحب ابن مکرم چوہدری احمد علی ملہی صاحب مرحوم آف فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ حال مقیم دار الشکر ربوہ مختصر علالت کے بعد مورخہ 17 مئی 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 70 سال تھی۔ بعد نماز جمعہ دار الشکر شمالی ربوہ کی گراؤنڈ میں خاکسار نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں عام قبرستان میں آپ کی تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر آپ کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری طاہر احمد ملہی صاحب صدر جماعت احمدیہ فیروز والہ نے دعا کرائی۔ مرحوم بڑے ملنسار اور مہمان نواز طبیعت کے مالک تھے۔ تادم آخر احمدیت پر ثابت قدمی سے قائم رہے۔ آپ مکرم چوہدری سلطان احمد مہار صاحب سابق صدر دار النصر شرقی ربوہ کے بہنوئی اور مکرم ماسٹر مقصود احمد صاحب مہار صدر جماعت احمدیہ گوالمنڈی کوئٹہ کے سُسر تھے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ فضیلت بی بی صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد علی مہار صاحب مرحوم آف چندر کے منگولے پہلے ہی وفات پا چکی ہیں۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا مکرم قیصر شہزاد ملہی صاحب دار الشکر ربوہ کے علاوہ تین بیٹیاں محترمہ شہزادی ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم خالد جاوید صاحب یوکے، محترمہ شہناز اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر مقصود احمد صاحب کوئٹہ اور محترمہ فوزیہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم حامد سلطان باجوہ صاحب چک 37 جنوبی سرگودھا یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

قرارداد تعزیت بروفات مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی نے اپنے اجلاس میں شفیق اور درویش صفت استاد اور محسن محترم پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب ابن حضرت سید سردار احمد شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات پر قرارداد تعزیت منظور کی۔ جس میں آپ کی صفات سیرت وسوانح اور جماعتی خدمات کا تذکرہ کیا گیا۔ محترم پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب تعلیم الاسلام کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے کیمسٹری میں ایم ایس سی کرنے کے بعد 1946ء میں کالج کے سٹاف میں شامل ہوئے۔ اور پھر عمر بھر شعبہ تعلیم سے منسلک رہے اور کیمسٹری کی بہت سی کتب بھی تصنیف فرمائیں۔

(ممبران ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی)

مکرم صداقت احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ تاتارستان

مساعی جماعت احمدیہ قازان تاتارستان

جلسہ سیرت النبی ﷺ

6 جنوری 2013ء کو جماعت احمدیہ قازان نے جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا جس میں مکرم رینات احمد زیانوف صاحب نے آپ ﷺ کا عورتوں سے حسن سلوک، مکرم عثمانوف طلائی بیگ صاحب نے آپ ﷺ کی سادہ زندگی اور خاکسار نے آنحضور ﷺ کی عبادات کے موضوع پر تقاریر کیں۔ آخر پر مکرم صدر صاحب نے دعا کروائی اور پروگرام کے بعد کلوجمیعاً کا انتظام کیا گیا تھا۔

جلسہ یوم مصلح موعود

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ماہ فروری میں جماعت احمدیہ قازان تاتارستان روس کو جلسہ ”یوم مصلح موعود“ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ نظم اور تلاوت کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کا تعارف اور پس منظر بیان کیا۔ اس کے بعد مکرم رینات احمد زیانوف نے پیشگوئی کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی، پھر مکرم فرید ابراہیموف نے پیشگوئی کے الفاظ پڑھے اور آخری تقریر مکرم عثمانوف طلائی بیگ نے حضرت مصلح کا اس پیشگوئی کا مصداق ہونا آپ کے اپنے الفاظ میں بیان کیا۔ آخر پر خاکسار نے دعا کروائی پروگرام کے بعد سب حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ یوم مسیح موعود

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے مارچ کے مہینے میں جماعت احمدیہ قازان کو جلسہ ”یوم مسیح موعود“ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے یوم مسیح موعود کی اہمیت کے بارے بیان کیا۔ پھر اس جلسہ میں درج ذیل موضوعات پر تقاریر پیش کی گئیں۔ حضرت مسیح موعود اور مشاہیر حضرت اقدس کی سادگی، بچوں سے پیار، آپ کی عائلی زندگی اور آپ کی مختلف پیشگوئیوں کا پورا ہونا۔

اللہ تعالیٰ ان پروگراموں کے نیک نتائج پیدا فرمائے اور جماعت احمدیہ کو ترقیات سے نوازے۔ آمین

عطیہ خون خدمت بھی عبادت بھی

(بقیہ از صفحہ 2 ایم ٹی اے کے پروگرام)

2 جون 2013ء

12:40 am فیتھ میٹرز
1:40 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:10 am راہ ہدیٰ
3:45 am سٹوری ٹائم
4:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
5:20 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:40 am تلاوت قرآن کریم
6:00 am الترتیل
6:30 am جلسہ سالانہ جرمنی 2 جون 2012ء
7:25 am سٹوری ٹائم
7:45 am خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
8:55 am Shotter Shondhane
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:25 am یسرنا القرآن
12:00 pm گلشن وقف نو 26 فروری 2011ء
1:15 pm فیتھ میٹرز
2:15 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:05 pm سپینش سروس
5:15 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:25 pm یسرنا القرآن
5:50 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
7:00 pm Shotter Shondhane Live
9:15 pm کڈز ٹائم
10:00 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور) Live
11:05 pm عالمی خبریں
11:20 pm گلشن وقف نو

3 جون 2013ء

12:35 am ریئل ٹاک
1:40 am پرُکشش کینیڈا
2:10 am کسوٹی
2:50 am خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
4:00 am سوال و جواب
5:00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 am یسرنا القرآن
6:05 am گلشن وقف نو
7:15 am پرُکشش کینیڈا
7:45 am خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
8:55 am Shotter Shondhane
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am الترتیل
12:00 pm حضور انور کا سکنڈے نیویا ممالک کا دورہ
12:30 pm رسول اللہ ؐ پر کئے گئے بعض اعتراضات کے جواب
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm اسلامی مہینوں کا تعارف
2:00 pm فرنچ ملاقات پروگرام 6 اپریل 1998ء
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm تامل سروس (Tamil Service)
4:35 pm سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:15 pm ان سائیٹ
5:40 pm الترتیل
6:10 pm خطبہ جمعہ 10 اگست 2007ء
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:00 pm تامل سروس Tamil Service
8:35 pm اسلامی مہینوں کا تعارف
9:00 pm راہ ہدیٰ
10:30 pm الترتیل
11:00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm حضور انور کا سکنڈے نیویا ممالک کا تعارف

4 جون 2013ء

12:00 am رسول اللہ ؐ پر کئے گئے بعض اعتراضات کے جواب
12:30 am ریئل ٹاک
1:30 am راہ ہدیٰ
3:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
4:00 am تامل سروس Tamil Service
4:35 am سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:30 am ان سائیٹ
5:50 am الترتیل
6:30 am حضور انور کا سکنڈے نیویا ممالک کا دورہ
7:30 am کڈز ٹائم
8:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
9:00 am تامل سروس Tamil Service
9:35 am اسلامی مہینوں کا تعارف
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm جلسہ سالانہ جرمنی
1:00 pm ان سائیٹ
1:30 pm پرُکشش آسٹریلیا
2:00 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm سواحیلی سروس
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm یسرنا القرآن
6:00 pm ریئل ٹاک
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:10 pm سپینش سروس
9:00 pm آؤ کہانی سنیں!
9:30 pm سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
10:15 pm نور مصطفویؐ
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm جلسہ سالانہ جرمنی

درخواست دعا

مکرم طارق محمود منہاس صاحب سیکرٹری مال دارالیمن غربی شکر ربوہ لکھتے ہیں۔
خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ کا بیٹا عزیزم اعظم فیروز ولد مکرم انصر اقبال صاحب مرحوم آف رتوشہ ضلع چکوال بعمر 20 سال کینسر کے عارضہ میں مبتلا ہے اور شوکت خانم ہسپتال لاہور سے علاج ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے اس کی والدہ بھی کینسر کے عارضہ کی وجہ سے وفات پا چکی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو اس موذی مرض سے نجات بخشے اور شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں اور تکالیف سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب 23 مئی

طلوع فجر	3:38
طلوع آفتاب	5:05
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:05

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23 مئی 2013ء

1:35 am دینی و فقہی مسائل
3:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 10 اگست 2007ء
7:20 am دینی و فقہی مسائل
9:50 am لقاء مع العرب
11:45 am حضور انور کا 2 اکتوبر 2004ء کو بیت الذکر بریڈفورڈ کا افتتاح اور ہارٹلے پول کی بیت المہدی کا سنگ بنیاد
2:05 pm ترجمۃ القرآن کلاس
9:40 pm ترجمۃ القرآن کلاس
11:20 pm حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

چلتے پھرتے بروکروں سے ہیپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب دوہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FR-10

سیل سیل سیل
تمام لیڈیز ورائٹی پر حیرت انگیز
23 مئی سے سیل شروع ہے
مس کولیکشن شوز ربوہ

ایک نام
مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050